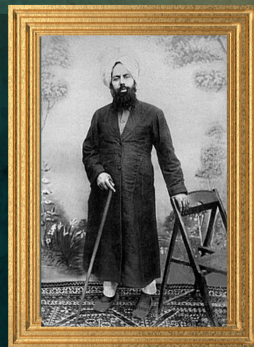
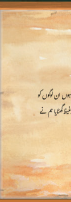


الذکر

حضرت مسیح موعود
و ہدی معبود

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب علیہ السلام





05

قال الرسول ﷺ



04

قال الله



08

فرمان خليفه وقت



07

كلام الامام
امام الكلام

فہرست

حضرت مسیح موعودؑ کی بنی نوع سے غیر معمولی ہمدردی

10

اشاعت ٹیم

صدر مجلس

شاہ رخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اعلیٰ

عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو

حضور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت

رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی

ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران

صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران

عطاء لکریم گوہر صاحب

اسد علی ملک صاحب

شمر فراز خواجہ صاحب

فراست احمد بشارت صاحب

ڈیزائن

حنان احمد قریشی صاحب

قال الله

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمَمِ رِءُوسًا مِنْهُمْ لِيَتْلُوَا عَلَيْهِمْ اٰتِهٖ وَيُزَكِّيَهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ * وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾

یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٥﴾

قال الرسول صلى الله عليه وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ”لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الشُّرْيَا لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هَؤُلَاءِ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ پر سورۃ جمعہ نازل کی گئی۔ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے متعلق حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کون ہیں؟ تو آپ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔



حضرت مرزا غلام احمد قاديانى، مسيح موعود و مہدی معبود عليه السلام
1835-1908

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ



”میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 77)

”خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔“

(برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 24)

فرمانِ خلیفہ وقتؒ



”آپؐ نے اس بات کا بھی اظہار کئی جگہ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ مجھے اس لیے ملا کہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے والا اور آپؐ سے محبت کرنے والا ہوں اور اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے دروازے بھی مجھ پر کھلتے چلے گئے اور اس کا ادراک بھی مجھے پیدا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش مجھ پر برستی چلی گئی۔“

(خطبہ جمعہ 2 جنوری 2026ء)

غیرت اسلامی کو اپیل



خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(علامات المقرئین، ڈاکٹر ثمنین اردو)

حضرت مسیح موعودؑ کی بنی نوع سے غیر معمولی ہمدردی

تحریر از کامران راجپوت (مجلس مقامی)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَائِي ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

آج کل اگر ہم دنیا کی طرف غور کریں تو موجودہ عالمی حالات دلخراش اور رقت آمیز ہیں۔ فلسطین کی سر زمین پر معصوموں کا قتل عام، ایران کی زمین پر تباہی کے بادل چھائے ہوئے، غزہ کی گلیوں میں مظلوموں کی چیخیں آسمان کو چھوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ تمام بربادیاں اور جنگیں دراصل ہمدردی کی شدید کمی اور انسانیت سے دوری کا نتیجہ ہیں، جہاں انسان نے انسان کو اپنا سب سے بڑا دشمن بنا لیا ہے۔

ایسے انتشار زدہ دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نورانی پیغام ایک روشن مینار کی مانند چمکتا ہے، جو ہمیں سکھاتا ہے کہ حقیقی امن صرف اور صرف بنی نوع انسان کے ساتھ غیر معمولی ہمدردی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

”ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 28)

یہ عظیم الفاظ — جو آپ کے پاکیزہ دل کی وسعت کو ظاہر کرتے ہیں — ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ ہمدردی کا دائرہ کسی ایک قوم یا مذہب تک محدود نہیں، بلکہ پوری بنی نوع انسان اس کا حق دار ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

ترجمہ: یعنی اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی تقسیم صرف پہچان کے لیے ہے، نہ کہ تفریق یا نفرت پھیلانے کے لیے۔ بہت ہی بد قسمتی کی بات ہے کہ آج کا انسان بحیثیت مجموعی اس سبق کو بھول چکا ہے۔ وہ نقشے پر کھینچی ہوئی چند لکیروں کو خودائی تقدیریں سمجھ بیٹھا ہے اور مظلوم کی آہ کو گالی سمجھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قرآنی سبق کو اپنی زندگی میں عملاً پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:

”میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔“

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 344)

مزید برآں، آپ نے نہم شرط بیعت میں جماعت میں داخل ہونے والوں کو واضح فرمایا:

”کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

بمرددی بطور فطری جذبہ

آپ اپنی طبیعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعائی کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 163)

آپ اپنے ایک شعر میں اس جذبہ ہمدردی کو یوں بیان فرماتے ہیں:

أَحِبُّ إِلَيَّ مَنْ لَا يَحِبُّ مَحَبَّةً
وَأَدْعُو لِمَنْ يَدْعُو عَلَيَّ وَيَهْدُرُ

یعنی میں تو محبت کی وجہ سے اس کی طرف بھی مائل ہوتا ہوں جو میری طرف مائل نہیں ہوتا اور میں اس کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو مجھ پر بد دعا کرتا ہے اور بکواس کرتا ہے۔

(القصائد الاحمدیہ صفحہ 106)

بڑھیا کے خط کا واقعہ

آپ خود ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خطا سے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 416)

طاعون کے دنوں میں دعا

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعا کے اوپر میرا حجرہ تھا۔ اور میں اس کو بطور زینت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حجرہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جب حضور وہاں دعا کیا کرتے تھے

نماز پڑھا کرتے تھے تو میں حضور کی گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوز تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت درد زہ سے بے قرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الہی کے لئے طاعون کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرتے تھے۔ (ان دنوں میں طاعون کے دن تھے) مخلوق الہی کے لئے طاعون کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرتے تھے کہ الہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 429-428)

خدا سے بمرددی اور کشتی نوح کی تعلیم

حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لاہور میں آپ سردیوں کی راتوں میں بھی خدام کی خیریت دریافت فرماتے، بے تکلف سے پیش آتے۔ حضرت مولوی شیر علیؒ سے روایت ہے کہ:

”حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے سے دل میں خوشی اور بشارت اور اطمینان پیدا ہوتے تھے اور خواہ انسان کتنا بھی متفکر اور غمگین یا پوس ہو، آپ کے سامنے جاتے ہی قلب کے اندر مسرت اور سکون کی ایک لہر دوڑ جاتی تھی۔“ (سیرت الہدی جلد اول صفحہ ۳۵)

ہمدردی کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ عباد اللہ کی ایک نشان ہے۔ اسی لئے قرآن میں اللہ تعالیٰ عباد اللہ کے بارے میں فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝

خلاصہ

اور سچے مومن کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور
اسیروں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے
ہیں، ہم ہر گز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکر یہ۔

(سورۃ الدھر آیت ۹-۱۰)

آج جب دنیا نفرت، تشدد اور تفریق کے ہاتھوں تنگ ہے، جہاں ایک قتل پر ہزاروں بے گناہ مارے
جاتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ہمدردی — یہ غیر معمولی ہمدردی — جو ہمارے
بیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم اور سنت کی مکمل اتباع کے نتیجے میں آپ میں پیدا ہوئی
— یہی دنیا کے حالات کا نسخہ ہے۔

آپ نے کشتی نوح میں یہی نقطہ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”سو تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر
رحم کرو نہ اُن کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل اور امیر ہو کر
غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔۔۔۔“

”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدراضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے
دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد
کرتا ہے اور نہیں بخشتا“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۲)

آج جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو سارے عالم کو
Love for All, Hatred for None
کا پیغام دے رہی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو زمین کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ اللہ
تعالیٰ ہمیں اس کو مزید وسیع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے:

”پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو
رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب
تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی
تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔“

(ملفوظات جلد ۸، صفحہ ۲۶)

میرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ حلقِ است ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

میرا مقصود، مطلوب اور تمنا محض مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ یہی میرا کام ہے، یہی میرا دین ہے اور یہی میرا طریق ہے
اور یہی میرا راستہ ہے۔

جاگو اٹھو دیکھو

پس
جاگو اور
اٹھو اور

دیکھو کہ یہ کیسا وقت آگیا اور سوچو
کہ یہ موجودہ خیالات تو حید محض
کے کس قدر مخالف ہیں یہاں

تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بے وقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے ہم ہی جب چاہیں و باؤں کو دور کر دیں موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برسا دیں کھیتی اگالیں اور کوئی چیز ہمارے قبضہ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے ان آفتوں نے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تیر رکھ دیا ہے اے سونے والو بیدار ہو جاؤ اے غافلوا اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی تمام و کمال دیکھ لو اور نیز اُس نور کو بھی جو رحمت اللہیہ نے اُس ظلمت کے مٹانے کیلئے تیار کیا ہے پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رور و کر ہدایت چاہو۔

(روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 53-54)

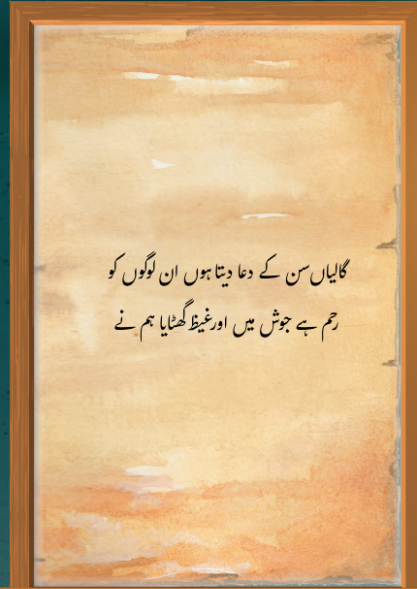
اردو

اردو

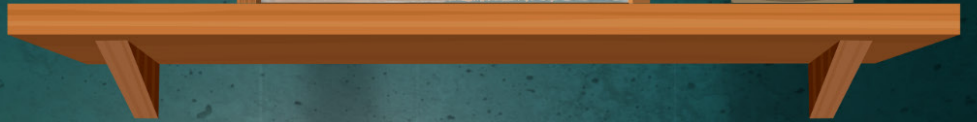
اردو

اُردو کسی نے سیکھنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھے۔ ہر زبان سچائی سے بنتی ہے، ہر زبان میں سچائی کی طاقت چمکتی ہے اور اردو میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مقام اور مرتبہ ہے اس کو کبھی کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ نہ پہلے خلفاء پہنچ سکے۔ میرا تو سوال ہی نہیں نہ آئندہ کبھی کوئی خلفاء پہنچ سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات ہی اور ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں آپ کے مقام کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 17 صفحہ 108)



گایاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظا گھٹایا ہم نے



حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بہت ہی گندی باتیں کی گئی ہیں اور وہاں بھی جو صحابہؓ تھے وہ برداشت نہیں کر سکے اور جواب میں بعض دفعہ گندی بات استعمال کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ناپسند فرمایا کہ ہر گز تمہارے لئے زیبا نہیں تھا کہ تم اس کلام کو اپنے منہ سے نکالتے۔

(خطبات ماہر جلد 17، صفحہ 279)

